



ہم جدا ہوئے تو بکھر گئے Muhammad Waseem Baloch

کبھی کبھی ہمیں کسی کی کمی تب محسوس ہوتی ہے، جب وہ ہمارے پاس نہیں رہتا۔ اور اس کو بھی یہی محسوس ہو رہا تھا۔ لیکن اب اسے اسی دکھ اور پچھتاوے کے ساتھ زندگی گزارنی تھی کیونکہ بیوفاؤں کو معافی نہیں ملتی نا اس جہان میں نا اس جہان میں۔

ہم جدا ہوئے تو بکھر گئے

از قلم: محمد وسیم بلوچ

سمیع اور اقدس کی ایک دوسرے سے ڈھکی چھپی محبت سے کون واقف نہیں تھا پوری یونیورسٹی میں دونوں کو بہت معنی خیزی سے دیکھا جاتا تھا

اقدس اپنے انڈسٹریل باپ کی اکلوتی بیٹی تھی جبکہ اسکے برعکس سمیع اللہ کا تعلق ایک مڈل کلاس فیملی سے تھا اقدس ہائی کلاس سے ہونے کے باوجود آزاد خیال نہیں تھی دین کی طرف اس کا جھکاؤ زیادہ نا سہی لیکن اپنی کلاس والوں سی کہیں بہتر تھا ہر طرح کی آزادی ہونے کے باوجود وہ پورا لباس پہنتی تھی ایسے کہ اسکے ہائی کلاس حسن مین مشرقی پن جھلکتا تھا بالوں کا ہلکا سا جوڑا جسکی دونوں لٹین چہرے کے اطراف میں جھولتی تھیں جین ٹائیٹ کے ساتھ لمبے کرتے اور ہم رنگ دوپٹہ کبھی کندھے تو کبھی گلے میں ڈالے بڑے بڑے کھڑوسوں کے دل دھڑکاتی تھی یونی میں سوائے سمیع کے وہ کسی سے بات تک کرنا گوراہ نہیں سمجھتی تھی

روپے پیسے اور وجاہت غرض ہر لحاظ سے خود کو ہیر و سمجھنے والے سمیع اللہ کی قسمت پر رشک کرتے تھے تو کئی کی نظروں میں حسد جھلکتا تھا

یار مجھے تو حیرت ہے کہ اقدس جیسی خوبصورت لڑکی سمیع کے چنگل میں پھنس کیسے گئی؟

اس کے پاس ہے کیا پھٹیچر سی بانیک اور مڈل کلاس فیملی سے اس کا تعلق ہے یونیورسٹی میں پڑھنے والے ایک امیر زادے شہزاد اختر نے اپنے دل کے بھڑاس نکالی وہ بھی اقدس کے امیدواروں میں شامل تھا اور کئی بار اقدس سے بات کرنے کے چکروں میں منہ کی کھا چکا تھا

بس اس کی میٹھی میٹھی باتوں سے متاثر ہو گئی ان غریبوں کے پاس اور ہوتا ہی کیا ہے بس باتوں سے ہی امپریس کرتے ہیں اقدس جیسی امیرزادیوں کو

اس کے دوست جمشید نے بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالنا مناسب سمجھا
چھوڑو یار نئی نئی محبت ہے زیادہ نہیں چلے گی
ایک اور دوست نے لقمہ دیا

سمیع اور اقدس بھی جانتے تھے کہ یونیورسٹی میں ان دونوں کے بارے میں کیسی کیسی باتیں ہوتی ہیں لیکن فحاح کسی نے بھی اظہار نہیں کیا تھا اسی لیے وہ کسی کی بات پر کان نہیں دھرتے تھے

اقدس کیا بات ہے مجھے کس لیے بلایا ہے؟

سمیع گھر میں تھا جب اقدس کی کال آئی تو وہ اقدس کی کال پر فوری اس کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گیا تھا کیونکہ اقدس نے اسے کال کر کے جگہ کا بتانے کے بعد فوری کال ختم کر دی تھی
رلیکس سمیع صاحب تھوڑا صبر کریں

میرے ساتھ آؤ تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے

اقدس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ شہر کے ایک معروف بانیگ شوروم میں موجود تھی یہ لیس چابی اور اپنا گفٹ لے جائیں

اقدس نے سامنے کھڑی اپلائیڈ فار ہیوی بانیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ گفٹ؟

اور وہ بھی میرے لیے؟

سمیع نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے سوالیہ نظروں سے سینے پر ہاتھ باندھ کر مسکراتی ہوئی اقدس کی طرف دیکھا

ہاں جی یہ گفٹ آپ کے لیے ہے آپ کی سا لگرہ پر میری طرف سے ایک چھوٹا سا گفٹ قبول فرمائیں

اور سا لگرہ کی بہت بہت مبارک ہو جناب

اقدس نے محبت پاش نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اس پر نثار ہوئے جارہی تھی اقدس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھی

لیکن اقدس یہ تو بہت مہنگا گفٹ ہے؟

سمیع کی حیرت کم ہی نہیں ہو رہی تھی

لیکن تم سے مہنگا نہیں ہے سمیع اس لیے پلیز انکار کر کے میرا دل مت توڑنا اور خبردار کل سے اس پھٹیچر بانیگ پر آئے توکل سے آپ اسی بانیگ پر آیا کریں گے

اقدس نے بڑے مان سے اسے حکم دیا تھا اور اس کو یقین تھا کہ اس کا مان توڑا نہیں جائے گا

تھینکس اقدس میں شاید دنیا کا سب سے خوش قسمت شخص ہوں

اور سچ کہوں تو مجھے بالکل بھی یاد نہیں تھا کہ آج میری سا لگرہ ہے ضرور زندگی میں کوئی اچھا کام کیا ہو گا جس کے بدلے میں تمہارے جیسی محبت کرنے والی لڑکی

سمیع کچھ کہتے کہتے رکا تھا کہیں اقدس برانا مان جائے لیکن وہ مسکراتے پلٹ گئی تھی
تم بھول سکتے ہو لیکن میں نہیں ہم قدر کرنے والے لوگ ہیں اقدس نے دل میں سوچا تھا
ایک بار پھر شکریہ

سمیع نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا

خالی خولی شکریہ سے کام نہیں چلے گا مسٹر ہمیں پارٹی چاہیے اور وہ بھی بڑی والی
اقدس نے ہنستے ہوئے جواب دیا

لیکن شاید میں آپ کے معیار کی پارٹی نہیں دے سکتا
سمیع نے اداس لہجے میں جواب دیا

کوئی نہیں ہم کینیٹین سے چائے سموسہ ہی کھالیں گے
اقدس کھکھلا کر ہنسی تھی

لیکن اقدس مجھے اچھا نہیں لگ رہا کیوں تم نے اتنا مہنگا گفٹ دے دیا ہے
اس نے بائیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اچھے برے کو چھوڑو اور جلدی سے تیار ہو کر آؤ میں نے سب دوستوں کو انوائٹ بھی کر دیا ہے یہ ناجس کی طرف سے پارٹی دی جا رہی
ہے وہ نا پینچے

اقدس نے مسکراتے ہوئے پھر حیرت میں ڈال دیا

اور اس بار وہ صرف مسکراسکا تھا کیونکہ اس کی بے انتہا چاہت کا جواب اس کے پاس نہیں تھا اور نا ہی ایک بار پھر وہ شکریہ جیسا چھوٹا لفظ بول کر اس کے خلوص کو ٹھیس پہنچانا چاہتا تھا

اس شام سب دوستوں نے مل کر خوب ہلہ گلہ کیا تھا۔

اوکے ماما پاپا بائے میں چلتی ہوں مجھے یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے

اقدس نے ناشتہ ختم کرتے ہی اٹھ کر ماں اور باپ کو الوداعی بوسہ دیا اور اپنا بیگ اٹھا کر جلدی سے باہر نکل گئی

ارے لڑکی ناشتہ تو سہی سے کر لیا کرو

اس کی ماں نے پیچھے سے آواز لگائی لیکن وہ کہاں سننے والی تھی جس پر اس کی ماں مسکرا کر رہ گئی

ہاشم صاحب کل امریکہ سے اجمل کا فون آیا تھا اور وہ آپ کو سلام دے رہے تھے

اجمل عالیہ کا چھوٹا بھائی اور اقدس کا ماموں تھا جو کافی عرصہ پہلے بزنس کے سلسلے میں پاکستان سے امریکہ میں شفٹ ہو چکے تھے ان کا ایک بیٹا عثمان اور بیٹی سارہ تھی سارہ عثمان سے تقریباً دو سال چھوٹی تھی

وعلیکم السلام سب کیسے ہیں اور عثمان پاکستان کب آرہا ہے؟

وعدہ کیا تھا اس نے جلد آنے کا

ہاشم نے ناشتہ جاری رکھا اور مسکراتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیا

وہ بالکل ٹھیک ہیں اور عثمان جلد ہی پاکستان آرہا ہے

لیکن اجمل عثمان کے لیے اپنی اقدس کارشتہ مانگنے کے لیے بھی آنا چاہتے ہیں اور انہوں نے مجھے آپ کی رضامند جاننے کے لیے کہا ہے اگر آپ کو کوئی اعتراض نا ہو تو وہ اپنی تیاری مکمل کر کے آئیں گے

عالیہ نے پوری بات تفصیل سے بتائی

ہممم یہ تو اچھی بات ہے ماشاء اللہ عثمان بہت اچھا لڑکا ہے لیکن پھر بھی میں یہ فیصلہ اپنی بیٹی کی مرضی کے بغیر نہیں کروں گا کیونکہ زندگی بچوں نے گزارنی ہوتی ہے اور زندگی کے اتنے اہم فیصلے میں ان کی رضامندی شامل نا ہو تو پھر بڑوں کے فیصلے بچوں کے لیے وبال جان بن جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ اقدس ہمارے کسی فیصلے کی بھینٹ چڑھ جائے

ہاشم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

میرا خیال ہے اقدس کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا

عالیہ نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا

ٹھیک ہے اس سے بات کر لو اگر اس کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا صرف اس کی مرضی جاننا ہے پریشردال کریا جزباتی بلیک میل کر کے اپنا فیصلہ نہیں منوانا

اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنا اس کا حق ہے اور میں اس سے یہ حق نہیں چھین سکتا

ہاشم نے ناشتے سے فارغ ہو کر ناشتے کی میز سے اٹھتے ہوئے جواب دیا اور آفس کے لیے نکل گیا

کیا بات ہے اقدس ہے تم چپ چپ کیوں ہو؟

سمیع اور اقدس کلاس ختم ہونے کے بعد گراؤنڈ میں بیٹھے تھے کہ سمیع نے اقدس کی خاموشی کو نوٹس کر لیا

کچھ نہیں بس ایسے ہی کچھ خاص نہیں

اقدس نے زبردستی مسکراتے ہوئے بات کو ٹالنا چاہا لیکن کوئی اور ہوتا تو شاید وہ ایسا کر بھی سکتی لیکن یہ سمیع تھا جس سے وہ کچھ بھی نہیں چھپا سکتی تھی وہ سب کچھ اس کی آنکھوں سے پڑھ لیتا تھا یا شاید اس کو ایسا لگتا تھا اس لیے وہ سمیع کی نظروں کی تپش اپنے چہرے واضح طور پر محسوس کر سکتی تھی

اب کیا ہے اس طرح گھور گھور کر کیا دیکھ رہے ہو نظر لگاؤ گے مجھ معصوم کو؟

اقدس اس کی نظروں کی تاب نالاتے ہوئے آخر کار بول ہی پڑی اور وہ اس کی اس بے بسی پر کھل کھلا کر ہنس پڑا

اچھا تم کیا سمجھتی ہو کہ تم کوئی بات مجھ سے چھپا بھی سکتی ہو؟

اس نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا

صاف نظر آرہا ہے کہ تم کوئی بات چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی ہو

اب سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے چپ کیوں ہو اور پلیز بات کو گھوما پھرا کر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں سیدھی بات بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟

سمیع نے دوبارہ سنجیدگی سے سوال کیا

کل ماموں کا امریکہ سے فون آیا تھا وہ مماسے بات کر رہے تھے اور میں نے ان کی باتیں سن لیں ماموں اپنے بیٹے عثمان کے لیے میرا

رشتہ مانگنا چاہ رہے ہیں

اقدس نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی

اچھا تو تم اس لیے پریشان ہو؟

سمیع نے مسکراتے ہوئے پوچھا

کیا نہیں ہونا چاہیے؟

اقدس نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کیا

اقدس تم صرف میری ہو میرے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا تمہاری زندگی میں نہیں آسکتا اس لیے جب تک میں زندہ ہوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں

سمیع نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے یقین دلایا اور اس نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی بات کا یقین کر لیا کیونکہ وہ تھا ہی ایسا باتوں سے سیدھا دل میں اتر جاتا تھا اور سامنے والا یقین کئے بغیر نہیں رہہ سکتا تھا سمیع تم اپنے گھر والوں سے بات کرو یہ کہ وہ میرے می پاپا سے بات کریں یہ ناہو کہ پھر دیر ہو جائے اقدس دل میں موجود خدشے کو زبان پر لے آئی

ڈونٹ ووری اقدس

میں امی سے بات کرتا ہوں اب خوش؟

لیکن اگر تمہارے می پاپا نے انکار کر دیا تو؟

سمیع نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکا کر مسکراتے ہوئے جواب دیا

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ میرے می پاپا میری پسند کو کبھی رد نہیں کریں گے

اقدس نے جواب مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا ہے

ارے واہ لیلہ مجنوں یہاں بیٹھے ہیں اور ہم ادھر ادھر ڈھونڈتے پھر رہے ہیں

سمیع کے سب سے بڑے حریف شہزاد اختر نے ان دونوں کو دنیا و مافیاء سے گم اس دوسرے میں مگن دیکھ کر جملہ کسا جس پر اقدس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی اور خاموشی سے سمیع کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے جانے لگی لیکن سمیع نے اسے روک لیا

کیوں تمہیں کوئی تکلیف ہے ہم جہاں مرضی بیٹھیں جو مرضی کریں تم کون ہوتے ہو اعتراض کرنے والے؟

سمیع کا ایک پارہ ایک دم سے ہائی ہو رہا تھا اسے اچانک آکر اس کو یوں مداخلت کرنا پسند نہیں آیا تھا

کمال ہے یار تم تو بلا وجہ ہی خفا ہو رہے ہو میں نے تو بس مذاق کیا تھا

شہزاد سمیع کے تیور دیکھ کر طنزیہ کہا

سمیع چلو یہاں سے ایسے لوگوں کے منہ نہیں لگتے

اقدس نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے چلی گئی

ہائے اوئے رہا کتنا خزرہ ہے اس لڑکی میں بات تک کرنا بھی گوارہ نہیں کرتی

اس کے جانے کے بعد شہزاد اختر نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا جس پر اس کے چیلوں نے قہقہہ لگا کر اس کا ساتھ دیا

ارے یار دیکھو تو سمیع کے ساتھ یہ بیوٹی کون ہے؟

شہزاد اختر کی آواز پر اس کے تمام چیلوں نے پلٹ کر دیکھا تو پھر پلکیں جھپکنا ہی بھول گئے

کیونکہ وہ کوئی کوہ کاف کی پری ہی لگ رہی تھی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں چہرے پر مسکان سجائے وہ ہنس ہنس کر سمیع سے باتیں کر

رہی تھی سمیع کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر شہزاد کے تن بدن میں آگ لگ گئی

جمیل پتہ کر یہ لڑکی کون ہے اور سمیع کے ساتھ کیوں کھڑی ہے

شہزاد نے اپنے ایک ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے ہدایات جاری کیں اور وہ فوری غائب ہو گیا جس کا مطلب تھا کہ اس کے ذمہ جو کام

لگایا گیا ہے وہ اس کو مکمل کرنے گیا ہے

تھوڑی دیر بعد ہی جمیل کی واپسی تمام تر معلومات کے ساتھ ہوئی

باس اس بیوٹی کو نین کا نام عریشہ ہے بچپن امریکہ میں گزرا ہے اس کا بیک گراؤنڈ کافی مضبوط ہے کیونکہ اس کا باپ منسٹر ہے اور بھائی ایم این اے یہاں نیو ایڈمیشن لیا ہے

ہممم گڈ یار تمہیں تو صحافی ہونا چاہیے بڑی جلدی معلومات لے کر آئے ہو
شہزاد نے ستائش بھری نظروں سے جمیل کی طرف دیکھا تو وہ جواب میں مسکرا کر رہ گیا

تھوڑے دنوں بعد ہی یونیورسٹی میں بیوٹی کو نین کے نام سے مشہور عریشہ کا نام سمیع کے ساتھ آنے لگا تھا اور سمیع بھی اب اکثر اقدس کی بجائے عریشہ کے ساتھ دکھائی دیتا تھا پہلے پہلے تو اقدس نے اس کو نوٹس نہیں کیا لیکن جب اس نے نوٹس کیا تو پانی سر سے گزر چکا تھا کیونکہ اب سمیع اقدس کو بہانے بہانے سے انکور کرنے لگا تھا ایک دو بار اقدس نے اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کی لیکن سمیع نے اسے مطمئن کر دیا

اقدس کیا ہو گیا ہے یار میں تمہیں نظر انداز کر سکتا ہوں؟

میں تم سے محبت کرتا ہوں اور عریشہ صرف میری دوست ہے باہر سے آئی ہے اس لیے تھوڑی بیاک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے اور میرے درمیان کچھ چل رہا ہے

سمیع نے اس کے پوچھنے پر جواب دیا

اچھا ٹھیک ہے سوری اگر تمہیں برا لگا تو دراصل کوئی بھی لڑکی تم سے بات کرے تو مجھے اچھا نہیں لگتا کیونکہ میں تمہیں شئیر نہیں کر سکتی اقدس نے اپنے خدشے ظاہر کیے

ایسی کوئی بات نہیں تم آج بھی پہلے کی طرح میری زندگی کا سب سے اہم اور نایاب تحفہ ہو

سمیع نے مسکراتے ہوئے اپنی محبت کا یقین دلایا تو وہ اس بار بھی یقین کر گئی۔

موبائل کی گھنٹی بجنے پر اس نے سب سے پہلے آنکھیں کھول کر گھڑی کی طرف دیکھا اس وقت سات بج رہے تھے اس نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ میز پر پڑا ہوا موبائل اٹھالیا

ہیلو گڈ مارنگ جاگ گئے ہیں جناب؟

ہمیشہ کی طرح زندگی سے بھرپور اقدس کی آواز دوسری طرف گونجی

گڈ مارنگ بس ابھی جاگا ہوں

سمیع نے انگڑائی لیتے ہوئے جواب دیا

اچھا جلدی سے فریش ہو کر یونیورسٹی پہنچو میں بھی آرہی ہوں دیر مت کر دینا ورنہ میرا دل نہیں لگے گا تمہارے بغیر میں یونی میں اکیلی دس منٹ بھی نہیں گزار سکتی

اقدس کے لہجے میں محبت اور خلوص شامل تھا سمیع سے بات کرنے کے بعد اقدس نے جلدی جلدی ناشتہ کیا اور یونیورسٹی کے لیے نکل گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سمیع اس سے پہلے پہنچ جائے گا لیکن اس کی توقع کے برعکس سمیع یونیورسٹی نہیں پہنچا تھا اس نے سمیع کا نمبر ملایا

ہیلو سمیع کیا بات ہے یا تم یونی کیوں نہیں آئے؟

اقدس نے پریشانی کے عالم میں اس سے پوچھا

کچھ نہیں یا بس آج کسی ضروری کام سے کہیں جانا پڑے گا اس لیے نہیں آ سکتا

سمیع نے لا پرواہی سے جواب دیا

سمیع یہ کیا بات ہوئی تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا آپ کو پتہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک چھٹی پر ہو تو وہ دوسرے کو بتا دیتا ہے تاکہ دوسرا بھی چھٹی کرے تمہیں پتہ ہے میرا آج کا دن کتنا بور گزرے گا

اقدس کے لہجے میں شکوہ تھا

اچھا سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا

سمیع نے اس سے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا

اچھا تم نے اپنی ممی اور پاپا سے بات کی کہ وہ ہمارے گھر کب آرہے ہیں؟

اقدس نے اس کی سوری کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا

اچھا اقدس ابھی میں تھوڑا مصروف ہوں فری ہو کر تمہیں کال کرتا ہوں

اتنا کہہ کر سمیع نے اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی کال ختم کر دی اور یہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کہ سمیع نے اس طرح کیا تھا وہ شکاڈسی موبائل کی طرف دیکھے جارہی تھی

سمیع کے رویے نے اسے اچھا خاصہ ڈسٹر ب کیا تھا وہ کبھی بھی اس سے اس طرح بات نہیں کرتا تھا جس طرح آج کل کر رہا تھا اس کسی گڑبڑ کا احساس ہوا اور یہ گڑبڑ تب سے چل رہی تھی جب سے وہ منسٹر کی بیٹی عریشہ اور سمیع کی دوستی ہوئی تھی

اقدس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخنا شروع کر دے لیکن اس نے خود کو ایسا کرنے سے باز رکھا اور دل کو ایک بار پھر سمجھایا کہ سب اچھا ہے لیکن آنکھیں بند کرنے سے بلی کبوتر کو کھانے سے باز نہیں آتی

سمیع ایک بات تو بتاؤ کیا تم واقعی اقدس سے محبت کرتے ہو؟

عریشہ اور سمیع ایک شاندار فائیسٹار ہوٹل میں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کہ عریشہ نے اس سے سوال کیا جس پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ہلکا سا مسکرایا

عریشہ جی وہ صرف میری بہت اچھی دوست ہے اور کچھ نہیں

اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کمال مہارت سے جھوٹ بولا

لیکن میں نے تو سنا ہے کہ یونیورسٹی میں تم دونوں لیلہ مجنوں کے نام سے مشہور ہو؟

سمیع کو عریشہ سے اسی سوال کی توقع تھی اس لیے اس نے اس کا جواب پہلے سے ہی سوچ لیا تھا

ہاں بالکل ایسا ہی ہے کیونکہ اقدس دوستی سے کچھ زیادہ ہی دلچسپی لیتی ہے اس لیے میں نے ایک اچھا دوست ہونے کے ناطے اس کو سمجھانے کی کوشش کی کہ میں اس کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتا لیکن وہ میری بات سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہے اس لیے میں نے اس کو سمجھانا چھوڑ دیا تھا

اب آپ خود ہی بتائیں اس میں میری کیا غلطی ہے؟

دولت اور شہرت کی چمک نے سمیع کی آنکھوں سے محبت کی پٹی ایک دم سے اتار پھینکی تھی وہ عریشہ جیسی لڑکی کے سامنے اقدس اور اپنے رشتے کو بالکل نارمل پیش کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا جس میں وہ شاید کامیاب بھی ہو چکا تھا

کیونکہ عریشہ کو وہ پہلے دن سے ہی اچھا لگا تھا کوئی ایسی چیز تھی اس میں کہ خود بخود اس کی طرف کھینچی چلی جا رہی تھی اور اوپر سے سمیع کی حوصلہ افزائی اس کی خواہشات کو ہوا دے رہی تھی

تو تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اور اقدس کے درمیان محبت جیسا کچھ بھی نہیں؟

عریشہ نے کھانا کھاتے ہوئے بھی سوال جواب جاری رکھے

ہاں کم از کم میری طرف سے ایسا کچھ نہیں ہے

سمیع نے محبت کو بڑی بے رحمی سے ایک اور ٹھوکر رسید کی حالانکہ ایسا کہنے پر اس کے دل نے بڑا شور مچایا تھا تو میں تمہارے لیے کیا ہوں؟

ایک دوست یا اس سے کچھ بڑھ کر؟

یہ سوال کرتے ہوئے عریشہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکان تھی ہنسنے لگا تو یہ سچ کہوں؟

سمیع نے کچھ دیر سوچنے کی اداکاری کی

ہاں میں بالکل سچ سننا چاہتی ہوں

عریشہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا

تم میرے لیے ایک دوست سے بڑھ کر ہو لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری اور آپ کی کلاس کا جو فرق ہے اسے لوگ قبول نہیں کریں گے اور میں جانتا ہوں کہ تم بھی مجھے بس ایک دوست سمجھتی ہو

لیکن سچ تو یہ ہے کہ تم مجھے پہلے دن سے ہی اچھی لگتی ہو اور اگر تمہیں میری کوئی بات بری لگی ہو تو اس کے لیے سوری

سمیع نے دنیا جہاں کی معصومیت اپنے لہجے میں سمو کر کہا جب کہ عریشہ کوئی بھی جواب دینے کی بجائے ہلکا ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہی تھی اور سمیع اس کاری ایکشن دیکھنے کے لیے بے چین تھا

سمیع ایک بات کہوں تم واقعی بہت کیوٹ ہو

I love u

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد عریشہ نے مسکراتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کر ہی دیا

اور خبردار آئندہ سے میرے سامنے ہائی کلاس اور مڈل کلاس کا ذکر بھی کیا تو

عریشہ نے اسے پیار سے ڈانٹا

بہت خوش نصیب ہوں میں کہ جس کو چاہا وہ بھی مجھے چاہتا ہے اور چاہے جانے کی خواہش ہر کسی کو ہوتی ہے

سمیع نے اداکاری کی حد کرتے ہوئے جواب دیا اس بار بھی دل نے شور کیا تھا

کسی کو زندگی کے سپنے دیکھانے والا آج کسی دوسرے کو اپنی محبت اور وفاداری کا یقین دلانے کے لیے زمین آسمان کے قلابے مار رہا تھا

پیسے اور شہرت کے لالچ نے محبت کو شکست فاش دے دی اور وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہونے کی بجائے بہت خوش تھا

لیکن شاید وہ بھول گیا تھا کہ دوسروں کی خوشیوں کو کھا جانے والے خود بھی زیادہ دیر تک خوش نہیں رہ سکتے اسے ابھی حساب دینا تھا

کیونکہ اس نے محبت کے ساتھ کسی کے اعتبار کا قتل بھی کیا تھا۔

اقدس کا یونی میں آج کا دن واقعی بہت بور گزرا تھا کیونکہ اتنے سالوں میں پہلی بار اسے سمیع کے بغیر پورا دن یونیورسٹی میں گزارنا پڑا تھا

یونی سے چھٹی ہونے کے بعد وہ خاموشی سے اپنی گاڑی میں بیٹھی اور گھر کو نکل پڑی واپسی پر اس نے سمیع کا نمبر ملا یا لیکن اس نے کال

پک نہیں کی اس کو بھوک محسوس ہوئی تو اس نے شہر میں پہنچ کر گاڑی ایک ہوٹل کی پارکنگ میں پارک کی اور ابھی وہ باہر نکلنے ہی والی

تھی کہ ٹھٹک کر رہ گئی کیونکہ سامنے سمیع اور عریشہ خوش گپیوں میں مصروف چلتے ہوئے عریشہ کی گاڑی کی طرف جا رہے تھے

ایک لمحے کے لیے اس کو لگا جیسے آسمان سر پر آن گرا ہے

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سمیع مجھے چھوڑ کر عریشہ کے ساتھ گھوم رہا ہے اور اس نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ اسے کسی ضروری کام سے کہیں جانا ہے

ہو سکتا ہے عریشہ اس کو اچانک یہی مل گئی ہو اور وہ اس سے باتوں میں لگ ہو؟

اس نے خود ہی اپنے اندر ابھرنے والے سوالوں کا جواب دیا لیکن جب سمیع عریشہ کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا تو اس پر واقعی آسمان ٹوٹ پڑا تھا اس کی تو بھوک اڑ چکی تھی وہ بت بنی وہی گاڑی میں بیٹھی پتہ نہیں کیا سوچے جارہی تھی۔

سمیع اس وقت گھر کے صحن میں کرسی پر بیٹھا عریشہ کے ساتھ اپنے روشن مستقبل کے خواب دیکھ رہا تھا وہ دل ہی دل میں اس بات پر مسرور ہو رہا تھا کہ وہ ایک منسٹر کا داماد بنے گا الیکٹرک میڈیا سوشل میڈیا ہر جگہ اس کا چرچا ہو گا بہت سے لوگ اس سے ملنے کے لیے اس کے ساتھ ایک تصویر بنوانے کے لیے لائن میں کھڑے ہونگے یہ سب کچھ سوچ کر ہی اس کا دل باغ باغ ہو رہا تھا۔

کیونکہ یہ ایک خوبصورت احساس تھا انسان جو ٹھہرا بہترین کی تلاش میں بہتر بھی کھودیتا ہے اور عریشہ اس کی نظر میں اقدس سے بہترین آپشن تھی پھر اچانک سے ایک چہرہ آکر اس کی نظروں کے سامنے جم گیا اقدس جو اس کو پاگلوں کی طرح چاہتی ہے۔

جس نے صرف اس کی خاطر کئی لوگوں سے دشمنی مول لی اور ان سے تعلق ختم کئے کیونکہ ان کو اقدس کا سمیع سے میل جول پسند نہیں تھا

وہ اقدس جس نے اپنے اور اس کے اسٹیٹس کا فرق نظر انداز کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنا تھا اور ہر جگہ پر اس کے ساتھ وفا کی جس کو اس چیز سے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے پاس سوائے لفظوں کے کچھ ہے یا نہیں وہ تو بس اسے ہی اپنا سب کچھ مان چکی تھی

اقدس کیا سوچے گئی؟

کیا وہ یہ سب سہہ پائے گئی؟

اس نے سوچتے ہوئے بے چینی سے پہلو بدلا

وہ امیر باپ کی بیٹی ہے وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائے گی لیکن میں کسی کی خوشی کے لیے اپنی منزل سے دور نہیں بھاگ سکتا

کیونکہ عریشہ کی شکل میں اسے اپنے خوابوں کی تعبیر ممکن ہوتی نظر آرہی تھی

لیکن وہ بھول گیا تھا کہ ہر خواب حقیقت نہیں ہوتا

اقدس بھی ایک بزنس مین کی بیٹی تھی لیکن عریشہ اس کے مقابلے میں کہیں زیادہ دولت مند اور معروف باپ کی بیٹی تھی

سو سمیع کے پاس اقدس کے ساتھ بیوفائی کرنے کی معقول وجہ تھی (جب کوئی کسی سے جان چھڑوانا چاہتا ہے تو ایسی ہی کچھ دلیلیں دے کر خود کو قائل کرتا ہے)

گھنٹی کی آواز سے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا سکرین پر اقدس کا نام آرہا تھا کچھ دیر سوچنے کی بعد اس نے آخری لمحات میں اس کی کال اٹینڈ کر لی

ہائے اقدس کیسی ہو؟

سوری میں بڑی تھاس لیے تمہیں کال نہیں کر سکا بتاؤ آج کا دن کیسا گزرا؟

اس نے اپنے لہجے کو حد درجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی نا جانے کیوں اقدس سے بات کرتے ہوئے وہ زندگی میں پہلی بار نروس ہو رہا تھا جس کا قرب حاصل کرنے کے لیے وہ سو جتن کرتا تھا آج اسی سے بھاگ رہا تھا آج اسی سے بات کرتے ہوئے پسینے سے اشرا بور ہو رہا تھا

بہت بور گزرا آپ کو تو پتہ ہے میرا دن آپ کے لیے بغیر کیسا گزر سکتا ہے لیکن لگتا ہے آپ کا دن بہت اچھا گزرا؟

اقدس نے بھی اپنا لہجہ نارمل رکھا لیکن اس کے دل میں دھڑکنے والی دھڑکن وہ نارمل نہیں تھی وہ بار بار اتھل پتھل ہو رہی تھی

نہیں یار بہت تھک گیا ہوں ایک دوست ہسپتال میں تھا اس کے پاس جانا پڑا ابھی گھر پہنچا ہوں کھانا بھی نہیں کھایا چینیج کر کے تمہیں ہی کال کرنے والا تھا

اس کی بات سن کر اقدس کو مسکرایا پڑا تھا ایک لمحے میں اس کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے تھے

(مسکرایا سمجھتے ہیں نا؟ جس کو ایکٹ کرنا پڑے آج نا جانے کیوں ایسے اپنی مسکراہٹ جبری سی لگی شاید دل پر لگی تھی نا اس لئے)

میں نے بھی کھانا نہیں کھایا بہت بھوک لگی تھی

اقدس کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی اس کے ساتھ ہی دو نمکین پانیوں کے قطرے اس کے گالوں کو تر کر گئے

اچھا اقدس میں ابھی بڑی ہوں پھر کال کرتا ہوں ابھی مجھے بھی بھوک لگی ہے

حیرت ہے یہ وہ شخص کہہ رہا تھا جو اس کے دیر سے کھانا کھانے پر بھی اس سے خفا ہو جاتا تھا

سمیع کتنا کھاؤ گے یا میری نیندیں میرا چین میرا مان میرے خواب سب کچھ کھا کر بھی کہہ رہے ہو کہ مجھے بھوک لگی ہے

یہ کیسی بھوک ہے جو مٹ ہی نہیں رہی

آنکھوں کے ساتھ اس کا لہجہ بھی بھیگ گیا تھا

میں بعد میں کال کرتا ہوں

سمیع اس سے جان چھڑوانے کے چکروں میں تھا اس لیے اس کے لہجے میں چھپی کاٹ کو محسوس نہ کر سکا

آج عریشہ بھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی

اس سے پہلے کہ وہ کال ڈسکنیکٹ کرتا اقدس کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک گیا

کوئی کام ہو گا شاید اس لیے نہیں آئی

سمیع نے عام سے لہجے میں جواب دیا

تمہیں تو پتہ ہو گا کہ وہ یونیورسٹی کیوں نہیں آئی؟

اقدس نے یوں ظاہر کیا جیسے کوئی عام سے بات ہوئی

مجھے کیسے پتہ ہو گا یا تم بھی حد کرتی ہو؟

جیسے جیسے بات طول پکڑ رہی تھی سمیع نروس ہوتا جا رہا تھا

تمہیں کیسے پتہ نہیں ہو گا کچھ دیر پہلے وہ تمہارے ساتھ ہی تو تھی ایک فائیسٹار ہوٹل میں شاید کھانے پر بلایا تھا نا اس نے؟

سمیع کو حیرت کا جھٹکا لگا لیکن وہ تو ٹرپ رہی تھی اس آنکھیں اپنے محبوب کی بیوفائی پر اشک بار تھیں جس پر اس کو خود سے زیادہ مان تھا

سمیع کو پتہ چل گیا کہ چوری پکڑی جا چکی ہے

سوری اقدس میں تمہیں بتانے ہی والا تھا

کیا بتانے والے تھے کہ مجھے نیا کھلو نال گیا ہے اس لیے میرا اس پر بھی دل آگیا ہے تم میرے لیے اب ایک پرانے کھلونے کی سی

حیثیت رکھتی ہو

سمیع تم ایسے بھی ہو سکتے ہو مجھے یقین نہیں ہو رہا تم نے مجھ سے جھوٹ بولا

تمہیں پیسہ چاہیے نابتاؤ کتنا پیسہ چاہیے میں دیتی ہوں تمہیں جس ملک میں جانا چاہتے ہو میں لے کر جاؤں گی

میں میں تمہاری چھوٹی سے چھوٹی خواہش پوری کرنے کے لیے کچھ بھی کر گزروں گی لیکن پلیزیہ مت کہنا کہ اقدس میں تمہارے قابل

نہیں ہوں تم مجھ سے بہتر ڈیزرو کرتی ہو

کیونکہ جس کو چھوڑنا ہوتا ہے مناسب اسکو یہی بولتے ہیں

خدا کے لیے مجھے چھوڑنا مت مجھے اب تمہاری عادت ہو گئی ہے چھوڑو گے تو مر جاؤں گی

اقدس کے بلک بلک کر رونے کی آواز سے ایک بار وہ نرم پڑا تھا لیکن پھر فوری سنبھل گیا آخر اس کے مستقبل کا سوال تھا اور روشن

مستقبل کے لیے کچھ ناکچھ تو قربان کرنا پڑتا ہے سو اس نے محبت کو قربان کرنے کا پختہ فیصلہ کر لیا تھا

اقدس پلیز پاگل مت بنو تم میری اچھی دوست ہو اور رہو گی

سمیع سے جب کچھ نابین پڑا تو بے تکی سی بات کر دی

دوست؟

ہمارے درمیان تو محبت کا رشتہ تھا نا وہ کہاں گیا؟

یہ اچانک سے دوستی کہاں سے آگئی

اقدس نے حیران ہو کر پوچھا

محبت کا رشتہ تم نے زبردستی بنایا تھا اور میں نے ناچاہتے ہوئے بھی تمہیں روک نہیں سکا تھا کیونکہ میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اس لیے پلیز مجھے جذباتی بلیک میل مت کریں

سمیع کا لہجہ برف کی طرف سرد اور تلوار سے زیادہ تیز تھا جس نے اقدس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے اس کی زبان کنگ ہو گئی تھی اور آنکھیں پتھر آگئی تھی وہ بے یقینی کی سی کیفیت سے پھٹی پھٹی نظروں سے موبائل کی طرف دیکھ رہی تھی وہ ایک وقتی جذبہ تھا جس نے مجھے تمہاری طرف متوجہ کیا تھا لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں عریشہ سے محبت کرتا ہوں کتنی آسانی سے وہ اس کے دل کی کرچیاں کرچیاں کر رہا تھا کتنے آسان لفظوں میں اس کی محبت کو ایک جذبے اور ہمدردی کا نام دے رہا تھا

ایک دردناک چیخ اس ہوٹل کی پارکنگ میں گونجی تھی جس میں اقدس اپنی گاڑی میں بیٹھ کر سمیع سے بات کر رہی تھی اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل زور سے سامنے شیشے سے ٹکرا کر اس کے قدموں میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا تھا بالکل اس کے دل کی طرح ویران اور زخمی اس کی سسکیاں اور آہیں اس کے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش میں لگیں تھی

دوسری طرف لائن ڈسکنیکٹ ہونے پر سمیع نے سکھ کا سانس لیا تھا اور اندر ہی اندر خوش ہو رہا تھا کہ چلو اقدس والا معاملہ بھی جلدی ختم ہو گیا اب کچھ دن روئے گی اور پھر خود ہی سنبھل جائے گی کیونکہ وقت سب سے بڑا امر ہم ہوتا ہے زخم جتنا بھی بڑا ہو ہے ایک نا ایک دن ٹھیک ہو جاتا ہے ہاں زخموں کے نشان باقی رہتے ہیں

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا لیکن اقدس یونیورسٹی نہیں آئی تھی لیکن سمیع باقاعدگی سے آرہا تھا ایک بار پھر پوری یونی میں سمیع کی محبت کے چرچے تھے لیکن اس بار لڑکی کا نام اقدس نہیں عریشہ تھا اب سمیع ہر جگہ عریشہ کے ساتھ پایا جاتا تھا اور وہ خوش تھا بہت خوش لیکن کبھی کبھار اسے اقدس کا خیال بھی آتا تھا اور یہ بات اسے بڑی بے چین کر رہی تھی کہ اتنے دن گزرنے کے بعد بھی اقدس یونی کیوں نہیں آئی؟

کبھی اس نے کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کر لیا؟

یہ خیال آتے ہی اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آکر گزرا تھا

میشا میثابات سنو پلیرز

اس نے اپنی کلاس فیلو اور اقدس کی سب سے اچھی دوست کو پکارا جو شاید پیریڈ ختم ہونے کے بعد کنٹین کی طرف جارہی تھی لیکن سمیع کی آواز پر رک کر ناگوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا

کیا بات ہے کیوں آواز دی مجھے؟

میشا کے لہجے میں چھپی ناگواری صاف نظر آرہی تھی

اقدس کہاں ہے اور وہ یونی کیوں نہیں آرہی؟

سمیع نے اس کے لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا

کیوں تمہیں اس سے مطلب؟

تم اپنی زندگی میں خوش ہونا اس چڑیل عریشہ کے ساتھ اب اقدس کی یاد کیوں آنے لگی تمہیں؟

میشا نے اس کے ساتھ رعایت کرنے کے موڈ میں نہیں تھی

کیسی باتیں کر رہی ہو میثا وہ میری اچھی دوست ہے یاد کیوں نہیں آئے گی

سمیع نے ڈھٹائی کی حد ہی کر دی

ہو نہہ دوست؟

ڈوب کر مرنے کا مقام ہے سمیع کہ اس نے تمہاری خاطر کیا کچھ نہیں کیا اور تم نے اس کی محبت کا یہ صلہ دیا تھو ہے تم پر گھٹیا انسان

میثا نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی

میثا کیا ہو گیا ہے تمہیں ہو اتنی حقارت سے بات کیوں کر رہی ہو؟

سمیع بس اتنا ہی کہہ سکا تھا

کیونکہ تمہاری وجہ سے ایک معصوم لڑکی کی زندگی تباہ ہو گئی ہے اب وہ کبھی یونیورسٹی نہیں آئے گی

میثا نے دانت پیس کر جواب دیا

مطلب؟

میں سمجھا نہیں؟

اگلے ہفتے اقدس کی شادی ہو رہی ہے اس کے کزن کے ساتھ اور یہ سب وہ تمہاری وجہ سے کر رہی ہے سمجھے تم

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس کی نظروں میں سمیع کے لیے نفرت دیکھی جاسکتی تھی اس کے بعد وہ وہاں رکی نہیں لیکن ناجانے کیوں

سمیع کو کچھ محسوس ہوا تھا

غم تھا خوشی تھی یا حیرت وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا بس وہ خاموشی سے میثا کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

عریشہ کے کزن کی ساگرہ کی پارٹی تھی جس میں سمیع بھی شریک تھا کیونکہ اب وہ عریشہ کے ساتھ تقریباً ہر دوست کی پارٹی میں شرکت کرتا تھا۔

عریشہ نے اس کو ایک گاڑی گفٹ کی تھی اور کچھ دنوں کے لیے وہ گھومنے پھرنے کے لیے اسلام آباد جا رہے تھے۔

سمیع نے محسوس کیا تھا کہ ایسی پارٹیوں میں آکر اس کی حیثیت صرف ایک خاموش تماشا کی سی رہے جاتی تھی کیونکہ عریشہ زیادہ تر اپنے دوستوں اور کزنز کے ساتھ مصروف رہتی تھی اور وہ خاموشی سے ایک کونے میں کھڑا اس کے فری ہونے کا انتظار کرتا رہتا تھا۔ عریشہ بڑی بیباکی سے اپنے میل دوستوں اور کزنز کے ساتھ ملتی اس کے اس بیباک انداز سمیع کو برا لگتا تھا لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ عریشہ اس کی بات ماننے کی بجائے الٹا ناراض ہو جائے گی اب بھی عریشہ ایک دوست کے ساتھ کھڑی قہقہے لگا رہی تھی اور سمیع ایک طرف کھڑا بس دیکھ رہا تھا یہ مرحلہ اس کے لیے کافی اذیت ناک تھا کیونکہ وہ بے وقعت ہو چکا تھا جو وہ چاہتا تھا وہ تو اسے مل رہا تھا دولت شہرت لیکن ایک چیز کی بہت کمی تھی اس کے پاس اور وہ تھی سکون کی کمی

سکون نہیں تھا اس کے پاس عریشہ کہنے کو تو کہتی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے لیکن اس کی محبت میں وہ شدت نہیں تھی جو وہ دیکھنا چاہتا تھا اور یہی چیز اسے بار بار اقدس کی یاد دلاتی تھی اور اسے بڑی شدت سے اقدس کی کمی محسوس ہونے لگی تھی کیونکہ جو خالص پن اقدس کی محبت میں تھا وہ اسے عریشہ کی محبت میں دکھائی نہیں دیتا تھا اور کبھی کبھی اسے اپنے رویے پر افسوس بھی ہوتا لیکن اب وقت گزر چکا تھا کیونکہ اقدس شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ شفٹ ہو چکی تھی

عثمان شادی کے بعد ایک اچھا شوہر ثابت ہوا تھا اس نے اقدس کا ہر طرح سے خیال رکھا تھا اس کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو اس کے زبان سے کچھ کہنے سے پہلے ہی پورا کر دیتا تھا عثمان نے اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ہر طرح سے اس کا خیال رکھا

لیکن اقدس شادی کے بعد بہت خاموش طبع واقع ہوئی تھی چپ چپ اور کھوئی سی رہتی کوئی بات کرو تو بس ہاں یا ناں میں جواب دیتی

کبھی اس نے عثمان سے کوئی شکوہ کیا ناشکایت جو اس نے لا کر دیا بخوشی قبول کر لیا عثمان یہ سب نوٹ کر رہا تھا لیکن وہ جان بوجھ کر نظر انداز کر رہا تھا

وہ خاموش اور اپنے نام کی طرح معصوم اور پاکیزہ لڑکی اس کی رگ رگ میں رچ بس چکی تھی ہر صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی تہجد کے وقت ہی اٹھ جاتی تھی اس کی یہ عادت امریکہ میں آکر بھی نہیں بدلی تھی اس نے یہاں آکر بھی تہجد کی نماز قضا نہیں کی تھی جب وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تو عثمان بڑی مبہوت انداز میں اسے تکتا رہتا تھا اس وقت وہ خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھ رہا ہوتا تھا نماز کے بعد جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی تو اکثر اس کی سسکیاں عثمان کے کانوں پر پڑتی تو وہ بے چین ہو جاتا اس کی اس حالت پر تڑپ سا جاتا

عثمان آفس سے آیا تو اس وقت شام کے چھ بجے رہے تھے اس نے گھر میں داخل ہوتے ہی ادھر ادھر نظریں دوڑائی لیکن اقدس نظر نہیں آئی وہ سمجھ گیا کہ وہ چھت پر ہوگی کیونکہ وہ اکثر وہی پائی جاتی تھی عثمان نے ہاتھ میں پکڑا بیگ اپنے کمرے میں رکھا سیدھا چھت پر پہنچ گیا

وہ چھت پر ہی تھی اور پتہ نہیں کن سوچوں میں گم ٹکی ٹکی باندھے نیچے سڑک سے گزرتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی عثمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

پتہ نہیں کیا بات تھی اس معصوم سی لڑکی کو دیکھتے ہی اس کا دل مچل سا جاتا تھا اس پر پیار آتا تھا وہ اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ ہمیشہ کی طرح اس کی آمد سے بے خبر اپنی ہی دنیا میں گم تھی اور کچھ بد تمیز آنسو خاموشی سے اس کے رخساروں کو بھگور رہے تھے عثمان کا دل چاہا کہ آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں سے نکلنے والے موتیوں کا وجود اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے لیکن وہ ایسا کرنے سے باز رہا

میں نہیں جانتا کہ تم چپ چپ اور گم صم سی کیوں رہتی ہو؟

اور ناہی میں جاننا چاہتا ہوں لیکن میں اتنا جانتا ہوں کہ تمہاری یہ خاموشی کسی تیز دار والے نیزے کی طرح میرے دل پر زخم کرتی رہتی ہے

عثمان کی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ اچھل پڑی

آپ کب میں آپ کے لیے کھانا لگاتی ہوں

وہ جلدی سے نیچے جانے کے لیے مڑی

اقدس پلیز

کچھ دیر اور رک جاؤ پھر چلی جانا ابھی میں تمہیں جی بھر کر دیکھنا چاہتا ہوں تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں

عثمان کے لہجے میں التجا تھی اقدس کے اٹھتے قدم فوری رک گئے لیکن زبان سے کچھ نہیں بولی

اقدس کیا یہ شادی تمہاری مرضی کے بغیر ہوئی ہے؟

عثمان نے نرمی سے پوچھا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے

اقدس نے دھڑکتے دل کے ساتھ جواب دیا

اقدس مجھے تمہارے ماضی سے کوئی سروکار نہیں اور ناہی میں جاننا چاہتا ہوں

لیکن میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے تمہیں دل سے چاہا ہے اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ تم میری زندگی کا حصہ ہو

دیکھو اقدس میں جانتا ہوں کہ تم اپنوں سے کچھڑ کر ایسی جگہ آئی ہو جہاں تمہارا کوئی دوست نہیں اس لیے تمہارے لیے ایسی جگہ پر

ایڈجسٹ کرنا تھوڑا مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں تم مجھے ایک شوہر نہیں دوست سمجھ کر اپنی ہر بات سنیں کر سکتی ہو اور یقین مانو میں ایک

اچھا دوست ثابت ہو سکتا ہوں

عثمان نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

آپ بہت اچھے ہیں عثمان مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں

اقدس نے آہستگی سے جواب دیا

شکر ہے شادی کے بعد پہلی بار تمہارے منہ سے اپنا نام سن رہا ہوں اسی خوشی میں آج پارٹی ہوگی

عثمان نے کہا تو بے اختیار اقدس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی لیکن وہ منہ سے کچھ نہیں بولی اور یہی وہ ایک لمحہ تھا جب عثمان نے اس کو مسکراتے دیکھا تھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر ایک سکون کی لہر اس کے دل میں اتری تھی

ویسے ایک اور بات نوٹ کی ہے میں نے

میں سمجھتا تھا کہ تو چپ چاپ رہتی ہو اس لیے اتنی پیاری لگتی ہو لیکن تم تو مسکراتی ہوئی پہلے سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہو

عثمان نے موقع دیکھ کر ایک اور وار کیا اقدس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ تھوڑی گہری ہوئی تھی لیکن وہ وہاں رکی نہیں تھی واہ رے محبت کیا بے بسی ہے

اپنی ہی بیوی کو لائن مارنی پڑ رہی ہے

اس کے جانے کے بعد عثمان کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا تھا

ادھر سمیع کی بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی اسے عریشہ کے ساتھ پارٹیز میں احساس کمتری کا احساس ہونے لگا تھا

عریشہ اکثر باتوں باتوں میں اس کا تعارف کرواتے ہوئے کچھ ایسی باتیں کر جاتی تھی اس کو اپنی برتری کا احساس کرواتی رہتی اب سمیع کو اندازہ ہو چلا تھا کہ وہ ایک غلط فیصلہ کر چکا ہے

لیکن یہ تو ہونا ہی تھا دوسروں کو تکلیف دے کر انسان کیسے خوش رہہ سکتا ہے اس نے لالچ میں ایک معصوم کا دل دکھایا تھا اب خود اس کو چین نہیں مل رہا تھا منزل کی تلاش میں نکلا تھا اب در بدر بھٹک رہا تھا ایک روبوٹ کی طرح جی رہا تھا سونا جانا اٹھنا بیٹھنا سب عریشہ کی مرضی سے تھا اس کی ذات تو جیسے نفی ہو گئی تھی

عریشہ آج سمیع کے ساتھ اسلام آباد پہنچ چکی تھی یہاں پہنچتے ہی اس کی پہلے والی روٹین برقرار تھی دن رات پارٹیاں دوستوں کے ساتھ گپ شپ اور سمیع ایک بار پھر خاموش تماشائی

عریشہ ایک بات کہوں برا تو نہیں مانوں گی؟

ہمت کر کے سمیع نے آج بات کرنے کا ارادہ کر ہی لیا

ہاں بولو ایسی کونسی بات ہے؟

عریشہ نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا

میں تمہارے لیے کیا حیثیت رکھتا ہوں؟

سمیع نے الٹا سوال کیا

یہ کوئی پوچھنے والی بات تم میرے ہونے والے لائف پارٹنر ہو

عریشہ نے عام سے لہجے میں جواب دیا

لیکن تم مجھے اہمیت دینے کی بجائے دوستوں کو اور پارٹیوں کی زیادہ اہمیت دیتی ہو جبکہ میں ایک روبوٹ کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ

چل رہا ہوں کیا اسی کو محبت کہتے ہیں؟

اور اوپر سے دوستوں کے ساتھ تمہارا رویہ کچھ زیادہ ہی بیباک ہے جو کہ مشرقی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا

سمیع کا سوال اور لہجہ تھوڑا تلخ تھا

ایک تو تم مڈل کلاس لوگوں کا یہ بڑا پرالیم ہوتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر لے لیتے ہو اور مسٹر سمیع صاحب میں مشرق میں نہیں مغرب میں پلے بڑھی ہوں اور وہاں یہ رویہ عام سی چیز ہے

عریشہ نے کالج سرد اور توہین آمیز بھی تھا

لیکن عریشہ یہ سب مجھے اچھا نہیں لگتا جس طرح تم دوسرے لڑکوں سے ملتی ہو بات کرتی ہو

سمیع نے اس کے لہجے کی پرواہ کیے بغیر اپنے دل کی بات زبان پر لا کر رکھی دی

واٹ؟

تم کون ہوتے ہو مجھے پر پابندیاں لگانے والے؟

تمہیں کس نے حق دیا ہے کہ مجھ سے اس طرح بات کرو

تمہیں تھوڑی سی امپورٹنس کیا دے دی تم نے تو پر پرزے ہی نکالنے شروع کر دیئے

عریشہ کالج سرد اور توہین آمیز ہونے کے ساتھ ساتھ تلخ بھی تھا

عریشہ میری بات

خبردار مجھے لیکچر دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنی اخلاقیات اپنے پاس رکھو اور جو عزت تمہیں دی ہے نا اس کا پاس رکھو سڑک سے اٹھا کر محل میں بٹھایا ہے تمہیں اور آج تم مجھ سے اس لہجے میں بات کر رہے ہو دراصل تم مڈل کلاس لوگوں کی سوچ بھی تمہاری طرح مڈل کلاس ہی رہتی ہے

عریشہ نے اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی اور حقارت بھری نظروں سے گھورتی ہوئی اس کی اوقات یاد دلا کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

اور وہ شرم کے مارے زمین میں گھڑا جا رہا تھا جس طرح کا ذلت آمیز سلوک وہ اس کے ساتھ کر کے گئی تھی اس کے بعد سے وہ سر اٹھانے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہا تھا

خبردار تمہاری زبان کھینچ لوں گی اگر آئندہ سے سمیع کے لیے لفظ مڈل کلاس استعمال کیا تو؟

اقدس کا اس کے حق میں کہا گیا جملہ اس کے کانوں میں گونجا

سمیع پتہ ہے میں دنیا کہ سب سے خوش قسمت لڑکی ہوں کیونکہ تم میری زندگی کا حصہ ہو

کانوں میں رس گھولتا ہوا ایک اور جملہ یاد آیا تھا

اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر آسمان کی طرف دیکھا اور پھر سر کو جھکا لیا جیسے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا ہو اللہ کی لاٹھی بڑی بے آواز ہوتی ہے جس دولت اور شہرت کی چمک دھمک کی وجہ سے اس نے اقدس جیسی پاکیزہ اور مخلص لڑکی کے ساتھ بیوفائی کی آج اسی کی وجہ سے اس کتنی ذلت برداشت کرنی پڑی تھی

ادھر عثمان آہستہ آہستہ کسی نشہ آور دوا کی طرح اقدس کے لیے اہم ہوتا جا رہا تھا اور اس کے دل میں گھر کر رہا تھا عثمان کا اقدس کو ٹوٹ کر چاہنا اس کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش کا خیال رکھنا پھر ہلکی پھلکی باتوں سے اس کا دل بہلانا اقدس کے دل میں عثمان کے لیے خود بخود جگہ بنتی جا رہی تھی

وہ بڑی سست روی سے ہی سہی اقدس کے حواسوں پر حاوی ہونے لگا تھا اب اسے ناچاہتے ہوئے بھی عثمان کی آفس سے واپسی کا انتظار رہتا تھا اسے اس کا نرم لہجہ اس کے دل کو نرم کر رہا تھا اس کی شرارتیں اسے بری نہیں لگتیں تھیں اور وہ آہستہ آہستہ اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی سمیع اب ماضی کا حصہ لگنے لگا تھا وہ یاد تو آتا تھا لیکن ناجانے کیوں اسے نفرت سی ہونے لگی تھی سمیع کے نام سے اب وہ اس کو یاد کر کے روتی بھی نہیں تھی سمیع کی یاد میں اب وہ شدت نہیں رہی تھی

میڈیم یہ لیں آنسکریم

عثمان کے ہاتھ میں دو آئسکریم تھی جن میں سے ایک اسنے اقدس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی بچ پر بیٹھ گیا
شکریہ عثمان

اقدس نے ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ آئسکریم اس کے ہاتھ سے پکڑ لی عثمان اور اقدس ان دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے لیکن
یہاں آکر بھی عثمان اسی طرح اس کا خیال رکھتا تھا اس کو تھوڑا سا اداس دیکھ کر پریشان ہو جاتا تھا اس لیے آج وہ اس کی بوریٹ ختم
کرنے کے لیے اس کو گھمانے پھرانے لے کر آیا تھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟

اقدس نے عثمان کی نظریں خود کے چہرے پر ٹکی دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا
ہمممممم مسکراتی رہا کرو اچھی لگتی ہو

عثمان نے اس کا جواب دیا تو وہ کھل کھلا کر ہنس پڑی

میری بے بسی کا مذاق اڑا رہی ہو؟

عثمان نے مصنوعی خفگی دیکھائی

نہیں اس بات پر ہنس رہی ہوں کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو لائن مارنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا

اقدس نے اپنی ہنسی روکتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا

دیکھیں بیوی اپنی جگہ محبت اپنی جگہ تم بیک وقت میری بیوی اور محبت دونوں ہو

عثمان نے اس کی ہنسی سے لطف اٹھاتے ہوئے کہا

ویری فنی

اقدس نے مسکراتے ہوئے اس کا منہ چڑایا جس پر وہ دل سے مسکرایا تھا

اقدس جب تم مسکراتی ہونا تو دل کرتا ہے بس تمہیں دیکھتا رہوں اور جب تم مسکرا کر مجھ سے بات کرتی ہو تو مجھے لگتا ہے جیسے میں کوئی حسین خواب دیکھ رہا ہوں ابھی آنکھ کھلے گی اور اس خوب صورت خواب کا طلسم ٹوٹ جائے گا

اقدس میں اس خواب کے طلسم سے باہر نہیں آنا چاہتا

عثمان کے لہجہ محبت سے بھرپور تھا اس کا ایک ایک لفظ اقدس کے دل میں اترتا جا رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بولتا رہے اور وہ یونہی خاموش بیٹھی سنتی رہے

کبھی کبھی لگتا ہے کہ میں جلدی مر جاؤں گا پتہ ہے کیوں؟

کیونکہ میں اتنا خوش قسمت کیسے ہو سکتا ہوں کہ تم میری ہو؟

عثمان نے بات ختم کر کے اقدس کی طرف دیکھا تو چونک گیا کیونکہ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی عثمان کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے فوری اٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے نرم ہاتھوں کی گرفت میں لیا

اقدس کیا تم رو کیوں رہی ہو؟

سوری آئی ایم ریٹی سوری اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو پلیز یاں ایسا تو مت کرو میں تمہاری آنکھوں میں آنسو سہی نہیں پاؤں گا میں مر جاؤں گا اقدس پلیز ایسا مت کرو

وہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا اور کسی بچے کی طرح اس کو بہلا رہا تھا اس بات سے بے خبر کہ کئی لوگ ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے کیونکہ وہ ایک فیملی پارک تھا جہاں اور بھی بہت سی فیملیز موجود تھیں

اور آئندہ تم نے ایسا کہا تو میں مر جاؤں گی تمہارا مسئلہ کیا ہے بات بات پر کہتے ہو میں مر جاؤں گا میں مر جاؤں گا

تو میں زندہ رہہ کر کیا کروں گی؟

وہ زار و قطار رونے لگی تھی اور وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے اس کی طرف دیکھے جارہا تھا اتنے عرصے میں پہلی بار وہ اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کر رہی تھی

اگر بعد میں تڑپا نا ہی ہے تو اتنی محبت کرنے کیا ضرورت تھی کیوں میٹھی میٹھی باتیں کر کے مجھے پاگل کیا تھا اتنا خیال کس لیے رکھا تھا اکیلا چھوڑ جانے کے لیے؟

اب جب کہ مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے اب کہہ رہے ہو مر جاؤں گا

تم لڑکوں کا مسئلہ کیا ہے لڑکیوں کو کھلونا سمجھا ہوا ہے؟

چھوڑنا ہی ہوتا ہے تو محبت کیوں کرتے ہو یار؟

اشکوں کی روانی میں تھوڑی تیزی آئی تھی عثمان خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا تاکہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے

اتنا سادہ ہوتا ہے ہم لڑکیوں کا تم لوگ مذاق میں مرنے کی بات کرتے ہو اور ہم سچ میں مرنے لگتی ہیں

اقدس کی آنکھوں مسلسل برس رہی تھی اور عثمان کے دل میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی اتنے سنجیدہ ماحول میں بھی ایک دلفریب

مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا

تم ہنس رہے ہو؟

میں رو رہی ہو اور تمہارے دل میں خوشی کے لڈو پھوٹ رہے ہیں یہی تو تم لوگ چاہتے ہو کہ ہم لڑکیاں ہر دم آپ کی محبت کا دم بھرتی

رہیں اور تم دیکھ کر تسکین حاصل کرتے رہے ہو

اقدس نے روتے روتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھ لیا تھا جس پر مزید بھڑک اٹھی

ہاں میں محبت کرنے لگی ہوں تم سے مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے تم نے میرے دل اور دماغ پر قبضہ کر لیا ہے ہاں میں مانتی ہوں کہ تم میرا خیال رکھتے ہو تو مجھے اچھا لگتا ہے بن کہے میری ضرورتوں کو پورا کرتے ہو تو سکون ملتا ہے اور جب تم مذاق میں بھی مرنے کی بات کرتے ہو تو خدا کی قسم مرنے لگتی ہوں

اقدس آج کھل کر دل کی ہر بات کہہ رہی تھی

اب خوش ہونا؟

کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا نا؟

مسکراؤ اب کہ لڑکی تو پاگل ہے تمہارے لیے

اقدس نے روتے ہوئے اس ڈانٹ کہا تو عثمان مسکراتا ہوں زمین سے اٹھ کر اس کے ساتھ بچ پر بیٹھ گیا

تمہیں ایک کو مپلیمنٹ دوں؟

میں تو سمجھتا تھا کہ تم مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہو لیکن تم تو روتی ہوئی اس سے بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہو

قصہ مختصر تمہارا ہر روپ محبت کا روپ ہے

عثمان کی بات پر اس کی پانی سے لبریز آنکھوں میں خوشی کی چمک در آئی تھی

لیکن تمہارے یہ آنسو مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہیں بات بے بات چھلک پڑتے ہیں

عثمان نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

اس کی بات پر وہ آج بڑے لمبے عرصے بعد کھل کر مسکرائی تھی وہاں پارک میں موجود تقریباً ہر ایک کے کانوں میں اس کا زندگی سے

بھرپور قہقہہ گونجا تھا۔

عریشہ کے بدلے اور ہتک آمیز رویے سے سمیع بہت زیادہ دلبرداشتہ ہوا تھا۔

وہ اس وقت احساس کمتری کا شکار تھا اس کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب وہ کیا کرے اس نے اقدس کے ساتھ بیوفائی کی تھی اور آج عریشہ اس کے ساتھ یہی کچھ کر رہی تھی

وہ گھر میں بیٹھا بے چینی محسوس کر رہا تھا اس لیے وقت گزاری کے لیے قریبی پارک میں جا کر بیٹھ گیا لیکن اچانک کسی جانے پہچانے قہقہے کی آواز پر وہ چونکا تھا اور آواز کی سمت دیکھا تو اس کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہہ گئیں

وہ کوئی اور نہیں اقدس تھی جو قریب ہی ایک بیچ پر بیٹھی عثمان سے بات کرتے ہوئے کسی بات پر قہقہے لگا رہی تھی

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یوں اچانک وہ سامنے آجائے گی

لگتا ہے اپنی زندگی میں خوش ہے؟

اس نے اس کو ہنستے دیکھ کر دل ہی دل میں کہا

سمیع کو لگا جیسے اس کی بے ترتیب دھڑکنیں رک ہہ جائیں گی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ ابھی اٹھ کر جائے اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دے اپنی ہر غلطی کے لیے

لیکن کیا اس طرح اس کی ہر غلطی کا ازالہ ممکن تھا کیا اس کے معافی مانگنے سے اور اس کے معاف کر دینے سے کیا وقت لوٹ آتا؟

یقیناً نہیں

میں نے پہلے ہی اس کے ساتھ بہت برا کیا اور دولت اور شہرت کی خاطر اس کی مخلصانہ محبت کو بری طرح روند کر اس کے اعتبار کا خون

کیا اس لیے اب میرا کوئی حق نہیں کہ اس کی ہنستی بستی زندگی میں بد مزگی پیدا کروں

یہ سوچتے ہوئے نا جانے کیوں دو نمکین پانیوں کے قطرے بڑی تیزی سے اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے گالوں کو تر کر گئے تھے

شاید پچھتاوا تھا یا اس کو کسی اور کے ساتھ خوش دیکھنے کا غم

سمیع کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی بالکل چپ چاپ اور خاموش سا ہو گیا تھا ناگھر سے باہر نکلتا تھا نایونیورسٹی جاتا تھا کسی سے بات کرتا تھا

اکیلے بیٹھے کبھی کبھی مسکرا کر لگتا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی ادا سی پھر ڈیر اجمالی

اسلام آباد والے واقعہ کے بعد عریشہ نے مڑ کر اس کی خبر ہی نہیں لی اور نا اس نے خود دوبارہ اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی اور اب وہ خود بھی اس سے رابطہ نہیں کرنا چاہتا تھا

سمیع کے گھر والے اس کی حالت سے بہت پریشان تھے لیکن وہ کسی کو کچھ بتانے کے لیے تیار نہیں تھا سب گھروالوں نے ہر ممکن کوشش کی لیکن ہر سوال کے جواب میں خاموشی سے سامنے والے کو تکتا رہتا

اقدس اور عثمان کی شادی کو ایک سال پورا ہو گیا تھا اور وہ دونوں بہت خوش تھے عثمان اب پوری طرح اقدس کے دل و دماغ میں جم چکا تھا سمیع اب ماضی کا حصہ تھا اب وہ اقدس کبھی اس کو یاد کر کے نہیں روئی تھی بلکہ کبھی کبھار اسے خود پر غصہ آتا تھا کہ وہ ایک بیوفا کے لیے اتنی تڑپی ہے جس کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی

جس نے دنیاوی لالچ کے لیے اسے چھوڑ دیا تھا اس کے جذبات کا خون کیا تھا

لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی اب وہ بیوفا تڑپ رہا ہے اس کے غم کا مدا کرنے والا کوئی نہیں کوئی تھا اب وہ دن رات اسی کو یاد کر کے تڑپتا رہتا تھا لالچ میں آکر اس نے اقدس کو چھوڑ تو دیا تھا لیکن وہ اس کے دل سے نہیں نکل سکی تھی وہ کہیں نا کہیں اس کے اندر ہی چھپی بیٹھی تھی اور اس بجھی ہوئی چنگاری کو ہوا تب ملی جب اس نے اقدس کو عثمان کے ساتھ دیکھا تھا تب سے اسے سکون نہیں ملا تھا ایک لمحے کا سکون بھی نصیب نہیں ہوا تھا

مجھے نہیں پتہ تمہیں ہر حال میں میری شادی پر پہنچنا ہے عثمان بھائی سے میں خود بات کر لوں گی

یہ میثا تھی اقدس کی سب سے اچھی دوست جس نے ہر طرح کے حالات میں اقدس کا ساتھ دیا تھا

اچھا میں کوشش کروں گی لیکن یار تمہیں بتا رہی ہوں میں عثمان کے بغیر نہیں آؤں گی اگر اس کو چھٹی نالی تو میری طرف سے بھی

سوری

اقدس نے مسکراتے ہوئے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا

ہائے اللہ اقدس

کتنی بد تمیز ہو گئی ہو یار تمہیں ذرا بھی پرواہ نہیں اپنی دوست کی بس اپنے مجنوں کی پرواہ ہے

میثا نے منصوبی خفگی دکھاتے ہوئے جواب میں کہا

ہر لیلہ کی طرح اس لیلہ کو بھی اپنا مجنوں بڑا عزیز ہے کیونکہ وہ میری پرواہ کرتا ہے میری چھوٹی سے چھوٹی خوشی کے لیے بھی ہر ممکن

حد تک کوشش کرتا ہے تو میرا بھی تو حق بنتا ہے ناکہ میں انکی پرواہ کروں

اقدس بولتی جا رہی تھی لیکن میثا کا دھیان پارک میں ایک میز پر بیٹھے ہوئے تباہ حال شخص کی طرف تھا جس کو دیکھ کر میثا کو حیرت کا

جھٹکا لگا تھا وہ اسی طرح فون کان سے لگائے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں وہ شخص بیٹھا تھا میثا کے دل میں طرح

طرح کے سو سو جنم لے رہے تھے وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ خدا کرے وہ ناہو جو وہ سمجھ رہی ہے دوسری طرف اقدس

بولے جا رہی تھی لیکن وہ کچھ نہیں سن رہی تھی

میثا جب اس کے بالکل قریب پہنچ گئی تو گرتے گرتے بچی کیونکہ اس کی نظر نے دھوکہ نہیں کھایا تھا یہ وہی شخص تھا جس کے وہ ناہونے

کی دعا کر رہی تھی

سامنے بیٹھے شخص کو کوئی خبر نہیں تھی کہ کوئی اسے اتنی حیرت سے ٹک ٹکی باندھے اتنے غور سے دیکھ رہا ہے وہ دنیا و مافیاء سے گم میز کی ٹھو سے ٹیک لگائے آسمان کو گھورے جارہا تھا کبھی ہلکا سا مسکرا دیتا اور پھر سنجیدگی طاری ہو جاتی

میشا کو اس پر بہت ترس آیا کیونکہ اس کی حالت بہت خراب تھی میلے کپڑے بڑھی ہوئی شیوہ بڑے ہوئے بال پاؤں میں پرانی سے چپل اس کو پہلی نظر دیکھنے والے کو کسی دیوانے کا خیال آتا تھا

میشا نے اس کو پہچان لیا تھا یہ وہی تھا لیکن اس حالت میں کیسے؟
سمیع؟

میشا نے ڈرتے ڈرتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے اس کا نام پکارا
اقدس تم آگئی؟

اس نے دیوانہ وار پلٹ کر میشا کی طرف دیکھا لیکن میشا کو دیکھتے ہی ایک زخمی سے مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا
میشا کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا بے شک وہ اس شخص سے بے انتہا نفرت کرتی تھی کیونکہ اس نے جو اقدس کے ساتھ کیا تھا ایک دوست ہونے کے ناطے یہ نفرت اس کا حق تھا لیکن اسے اس حالت میں دیکھ کر اسے واقعی ہی دکھ ہوا تھا
میشا تم؟

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

سمیع نے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم سجائے سوال کیا میشا کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ پڑے لیکن اس کی آواز کہیں حلق میں ہی پھنس کر رہ گئی
سمیع تمہاری یہ حالت کس نے کی؟

میشا خود کو بمشکل قابو میں کیے ہوئے تھی اس نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا موبائل پرس میں رکھ لیا وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ کس سے بات کر رہی تھی فون بند ہوا تھا کہ نہیں اس کچھ یاد نہیں رہا تھا

میری یہ حالت میرے سوا اور کون کر سکتا ہے ؟

ظاہری سے بات ہے اپنی اس حالت کا ذمہ دار میں ہوں

اس کے قہقہے میں بھی میشا کو ایک ماتم نظر آیا تھا

لیکن تم نے اپنی یہ حالت کیوں بنائی ہے ؟

اتنے بڑے بڑے بال بڑی ہوئی شیو اور اتنی سردی میں تم کتنے آرام سے بغیر کچھ پہنے یہاں کھلی جگہ پر بیٹھے ہو ؟

میشا کو وہ شخص قابل رحم لگ رہا تھا

سچ بتاؤ میشا

تمہیں مجھ پر ترس آرہا ہے نا ؟

حالانکہ تمہیں مجھ سے نفرت کرنی چاہیے کیونکہ میں نے جو تمہاری دوست کے ساتھ کیا اس کے بعد تو تمہیں مجھے اس حالت میں دیکھ کر خوش ہونا چاہیے لیکن تم تو مجھے پریشان لگ رہی ہو ؟

سمیع نے زخمی نظروں سے میشا کی طرف دیکھا

سمیع میں پاگل ہو جاؤں گئی ؟

پلیز بتاؤ تم نے اپنی یہ حالت کیوں بنائی اور عریشہ کہاں ہے تم دونوں تو شادی کرنے والے تھے نا ؟

میشانے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سوال کیا ؟

عریشہ کو ایک روبروٹ چاہیے تھا جو دن رات اس کے ساتھ چلتا رہتا اس کی ہاں میں ہاں ملتا اور اسی کی خوشی میں خوش رہتا اور میں نے

ایک روٹ بننے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہا تو اس نے مڑ کر میری خبر ہی نہیں لی

پھر ایک دن اقدس کو اس کے شوہر کے ساتھ پارک میں دیکھا تو احساس ہوا کہ میں تو اب بھی اس کو چاہتا ہوں کیونکہ میں اس کو کسی اور کے ساتھ خوش دیکھ کر تڑپ گیا تھا اس دن کے بعد میں ایک دن بھی سکون سے نہیں سویا ہوں وہی منظر میری آنکھوں کے سامنے گھومتا رہتا ہے بہت کوشش کی کہ میں پاگل ہو جاؤں یا میری یادداشت گم ہو جائے تاکہ میں اس تکلیف سے نکلوں جو ہر وقت مجھے یہی احساس دلاتی رہتی ہے کہ نے ایک معصوم کے اعتبار کا قتل کیا ہے

جب میں اس کو چھوڑ کر گیا تھا وہ بھی تو تڑپی ہو گی نابلس یہی سوچ مجھے چین نہیں لینے دیتی میرے اندر کی تڑپ کو ختم نہیں ہونے دیتی میری اذیت میں ایک عرصے سے کمی نہیں ہوئی

میں ایک قابل نفرت انسان ہوں مجھ سے نفرت کرنا جائز ہے

آنسوؤں کے چند قطرے اس کی بڑھی ہوئی شیو میں کہیں گم ہو گئے تھے میثا بھی اپنے آنسوؤں پر قابو ناپا سکی میثا وہ تمہاری سب سے اچھی دوست تھی نا؟

میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز اسے کہو کہ مجھے معاف کر دے تاکہ میں مر کر تو چین سے سو سکوں زندگی تو سونے ہی نہیں دیتی

میثا کے حلق سے چیخ نکلتے نکلتے رہے کیونکہ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو چیخنے سے روک لیا تھا اور وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھا

دوسری طرف اقدس جو کال پر ساری باتیں سن رہی تھی اپنی آنکھوں سے نکلنے والے پانی کو روکنا سکی جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا؟

بس اتنا کہہ کر اقدس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی کیونکہ مزید کچھ سننے کی اس میں ہمت نہیں رہی تھی سمیع پلیز ایسا مت کرو؟

میشا نے اس کے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے کرنے کے لیے چھو اتوا اس کی حالت غیر ہو گئی کیونکہ اسے تو بہت تیز بخار تھا اور گھٹنوں کے بل بیٹھے اس دیوانے کو اس کی قطعاً پرواہ نہیں تھی اس بار میشا اپنی چیخ کو روک نہیں سکی تھی

سمیع تمہیں تو بہت سخت بخار ہے اور تم اتنی سردی میں یہاں بیٹھے ہو؟

میشا نے روتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوتا مجھے بڑا گناہ گار ہوں میں مرتا بھی نہیں ہوں

ایک بار پھر گرم گرم آنسوؤں نے اس کے گالوں کو تر کیا تھا میشا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو چکے تھے

ڈرائیور ڈرائیور جلدی آؤ؟

میشا نے پارکنگ میں کھڑے ہوئے اپنے ڈرائیور کو آواز دی جو بھاگتا ہوا وہاں پہنچ گیا تھا

جی بی بی جی کیا حکم ہے سب خیریت ہے نا؟

میشا کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گیا تھا

یہ میرے دوست ہیں انکی حالت بہت خراب ہے پلیز آپ ان کو گاڑی اٹھا کر گاڑی میں بٹھائیں اور ہسپتال لے چلیں

میشا نے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ بمشکل اپنی بات مکمل کی

ڈرائیور فوری حرکت میں آیا اس نے قریب ہی موجود چند افراد کی مدد سے سمیع کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا کیوں کہ اب اس پر غنودگی چھا

رہی تھی اس کو فوری ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹرز نے فوری اس کی ٹریٹمنٹ شروع کر دی

اقدس اس کی حالت بہت خراب ہے وہ مر جائے گا؟

ہسپتال پہنچ کر اس نے دوبارہ اقدس کو کال ملائی اور روتے ہوئے سب کچھ بتا دیا حالانکہ کہ میثا نے سوچا تھا کہ اگر زندگی میں اس شخص سے کبھی سامنا ہوا تو اپنے دل کی بھڑاس اس پر ضرور نکالے گی لیکن وہ اس کی حالت دیکھ کر سب شکوے شکایتیں بھول گئی تھی اور الٹا اس کی وکالت کر رہی تھی

تو میں کیا کروں؟

اس کی یہ حالت میری وجہ سے تو نہیں ہوئی نا؟

اقدس نے قدرے لاپرواہی سے جواب دیا

لیکن اقدس وہ بہت شرمندہ ہے بس تم سے معافی چاہتا ہے تم اسے معاف کر دو

میثا نے جواب دیا

میں نے اسے معاف کیا میرا اللہ بھی اسے معاف کرے

اقدس نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا جس پر میثا ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی کیونکہ جس سمیع کو وہ دیکھ چکی تھی اب اس کے لیے ممکن ہی نہیں رہا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرے وہ قابل رحم شخص تھا

یہ سچ ہے کہ دوسروں کو تکلیف دینے والے خود کبھی خوش اور مطمئن نہیں رہے سمیع نے بھی لالچ میں آکر اقدس کے ساتھ بیوفائی کی تھی اقدس کو تو اس کی محبت کے بدلے بے پناہ محبت کرنے والا شخص مل گیا تھا لیکن اب سمیع کو ساری عمر پچھتاوے کے ساتھ زندہ رہنا تھا اور وہ بھی اکیلے

کیونکہ اس کو اس کی قدر تب ہوئی جب وہ اس کی دسترس میں نہیں رہی تھی اب وہ مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا ایک بکھرا ہوا اور قابل رحم شخص

جس پر صرف ترسا ہی کھایا جاسکتا تھا کبھی ہمیں کسی کی کمی تب محسوس ہوتی ہے جب وہ ہمارے پاس نہیں رہتا اور سمیع کو بھی یہی محسوس ہو رہا تھا لیکن اب اسے اسی دکھ اور پچھتاوے کے ساتھ زندگی گزارنی تھی کیونکہ بیوفاؤں کو معافی نہیں ملتی نا اس جہان میں اس جہان میں

اُسے کہنا مکمل کچھ نہیں ہوتا

ملن بھی نامکمل ہے

جدائی بھی ادھوری ہے

یہاں اک موت پوری ہے

اُسے کہنا اُدا سی جب رگوں میں

خون کی مانند اُترتی ہے

بہت نقصان کرتی ہے

اُسے کہنا بساطِ عشق پر

جب مات ہوتی ہے

دُکھوں کے شہر میں

جب رات ہوتی ہے

مکمل بس خُدا کی ذات ہوتی ہے۔۔۔!!!!

ختم شد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَاب۔۔۔۔

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

(user name [@zoyatalib77](#))

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

["novels ki duniya "](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ-----

